خواتین کی تعلیم وتربیت سے متعلق نبویؐ منہج اور عصری تطبیقات

Prophet (PBUH)'s Methodology on Women's Education and Training, and the Modern Adoptions

*عائشہ بی بی

**ڈاکٹر محمد نواز

ABSTRACT

Islam is a universal religion that not only elevated women to a higher position in society by giving them numerous rights but also encouraged the education of women by erasing the distinction between men and women in the field of education. Due to which the generations become prosperous and the society becomes the cradle of peace and security. Therefore, the religion of Islam, as it has kept all the doors open for the education of men, has not only allowed them all kinds of useful and effective education but also has boosted their morale. In the same way, the vulnerable have been given full educational rights. Over a period of 5 years, Mardozan received equal benefits from the Holy Prophet (PBUH) as a teacher. He did not discriminate between men and women. The Prophet (peace and blessings of Allaah be upon him) used different methods to educate men, but he also adopted different methods for training women.

KEYWORDS:

Women's Education, Modern Adoption, Holy Prophet (PBUH)'s Methodoly.

اسلام نے اپنے ماننے والوں کے لیے علم کا حُصول لازمی قرار دیا۔ مردوں کا زیورِ تعلیم سے آراستہ ہونا جِس قدر ضروری ہے اُسی قدر خواتین کی علم سے واقفیّت لازمی ہَے۔ خاندان کی اصلاح میں پڑھی لکھی خواتین کا بہت ہی اہم کردار ہوتا ہے۔ تعلیم سے نابلد خواتین اصلاحِ معاشرہ میں کسی بھی قسم کا کردار ادا کرنے سے قاصر ہوتی ہیں۔ خواتین کی تعلیم اِس لیے بھی اَہم ہے کہ وہ دینِ اسلام کے احکامات کو سمجھیں، نبی اکرم ﷺ کے ارشادات کو یاد کریں، خاندان اور معاشرہ میں تبلیغ کا فریضہ ادا کریں، اپنی عائلی زندگی کو بہتر بنائیں اور اپنی اولاد کی اِسلامی اُصولوں کے مطابق تربیّت کریں۔ ماں کا تعلیم یافتہ ہونا خاندان کو جہالت کی تاریکیوں سے نکالتا ہے، معاشرے کے ماحول کو صالح بناتا ہے اور بچوں

---

*پی ایچ ڈی ریسرچ اسکالر، شعبہ علوم اسلامیہ، عبد الولی خان یونیورسٹی، مردان

** ایسوسی ایٹ پروفیسر، شعبہ علوم اسلامیہ، گجرات یونیورسٹی، گجرات

پر صالح اور خوشگوار اثرات مُرتّب کرتا ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے مردوں کے ساتھ خواتین کو بھی مختلف طریقوں سے حصول علم کی ترغیب دی۔ اسی ترغیب کا ہی اثر تھا کہ خواتین تعلیمی میدان میں مردوں کے شابہ بشانہ نظر آنے لگیں۔ ضرورت اس امر کی ہے کی دور حاضر میں بھی انہی طریقوں کی پیروی کرتے ہوئے خواتین کو حصول تعلیم کے زیادہ سے زیادہ مواقع فراہم کیے جانے چاہییں۔ اس ضرورت کے پیش نظر ہی زیر نظر مضمون تحریر کیا گیا ہے۔

خواتین کی تعلیم وتربیت سے متعلق نبوی ﷺ منہج

دین اسلام میں تعلیم کی اہمیت مسلّم ہے۔ تاریخ انسانیت میں یہ منفرد مقام اسلام ہی کو حاصل ہے کہ وہ سراسر علم بن کر آیا اور تعلیمی دُنیا میں ایک ہمہ گیر انقلاب کا پیامبر ثابت ہوا اسلامی نقطہٗ نظر سے انسانیت نے اپنے سفر کا آغاز تاریکی اور جہالت سے نہیں بلکہ علم اور روشنی سے کیا ہے۔ تخلیقِ آدم کے بعد خالق نے انسانِ اول کو سب سے پہلے جس چیز سے سرفراز فرمایا وہ علمِ اشیاء تھا۔ یہ اشیاء کا علم ہی ہے جس نے انسانِ اول کو باقی مخلوقات سے ممیز فرمایا اور تمام دوسری مخلوقات پر اس کی برتری قائم کی۔ نبی اکرم ﷺ نے اپنی تریسٹھ سالہ زندگی مبارکہ میں علم سکھانے پر زور دیا۔ آپ ﷺ نے علم سکھانے میں مرد و خواتین کی کوئی تمیز نہیں رکھی۔ جہاں آپ ﷺ مردوں کو اعلیٰ تعلیم سے آراستہ فرماتے، وہاں خواتین کی تعلیم و تربیت کا بھی انتظام فرماتے تھے۔ خواتین کو تعلیم دینے کے آپ ﷺ نے کئی طریقے اختیار فرمائے۔ وہ طریقے درج ذیل ہیں:

1. ان میں سے ایک طریقہ یہ تھا کہ جب بھی کسی عورت کو کوئی مسئلہ درپیش ہوتا تو وہ آپ ﷺ سے سوال کرتی، آپ ﷺ تفصیل کے ساتھ اس کو جواب عنایت فرمادیتے۔ اس کی چند مثالیں ملاحظہ ہوں:

i. حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں، اس وقت حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بھی حضور ﷺ کے پاس بیٹھی تھیں۔ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا یارسول اللہ! اگر کوئی عورت اس طرح کا خواب دیکھے جیسے مرد خواب دیکھتا ہے، تو وہ کیا کرے؟ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بولیں: اے ام سلیم تمہارے ہاتھ خاک آلود ہوں، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ کہنا بہ طور ملامت نہ تھا تم نے تو عورتوں کو شرمندہ کر دیا۔ رسول اللہ ﷺ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا بلکہ تمہارے ہاتھ خاک آلود ہوں۔ اے ام سلیم جب عورت ایسا خواب دیکھے تو اس کو غسل کرنا چاہیے۔[1]

ii. حضرت سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا کہ یارسول اللہ! میں اپنے سر پر بہت کس کر مینڈھیاں باندھتی ہوں، کیا میں غسل جنابت کے لیے انہیں کھول لیا کوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں۔ تمہارے لیے سر پر صرف تین چلو پانی بہالینا کافی ہے۔ پھر اپنے تمام بدن پر پانی بہالینا تو تم پاک ہو جاؤ گی۔[2] جمہور فقہاء کا مذہب یہ ہے کہ جب غسل کرنے والی عورت کے سر کے بالوں کو کھولے بغیر پانی پہنچ جائے تو اس کے لیے

سر کے بالوں کو کھولنا ضروری نہیں ہے اور اگر بالوں کو کھولے بغیر اس کے سر میں پانی نہ پہنچے تو پھر بالوں کو کھولنا واجب ہے۔ اور حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی حدیث اس پر محمول ہے کہ ان کے سر کے بالوں میں پانی پہنچ جاتا تھا۔[3]

iii. حضرت سیدہ ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حضرت اسماء رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کہ حیض کے بعد غسل کس طرح کیا جائے؟ آپ ﷺ نے فرمایا پہلے پانی کو بیری کے پتوں کے ساتھ ملا کر اس سے پاکیزگی حاصل کرے، پھر اچھی طرح وضو کرے، پھر تین بار اپنے سر پر پانی ڈالے، اور سر کو خوب مل مل کر دھوئے حتی کہ پانی بالوں کی جڑوں تک پہنچ جائے، پھر اپنے بدن پر پانی ڈالے پھر ایک کپڑے میں مشک لگا کر اس سے پاکیزگی حاصل کرے۔ حضرت اسماء رضی اللہ عنہا نے کہا: کس طرح پاکیزگی حاصل کروں؟ پھر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے چپکے سے حضرت اسماء کو بتلایا کہ مشک لگا ہوا کپڑا لے کر اس سے خون کا اثر مٹاؤ۔ پھر حضرت اسماء نے حضور ﷺ سے غسل جنابت کے بارے پوچھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: پہلے پانی لے کر وضو کرو، پھر تین بار اپنے سر پر اچھی طرح سے پانی ڈالو حتی کہ پانی بالوں کی جڑوں تک پہنچ جائے، پھر سارے بدن پر پانی بہالو۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: انصاری عورتیں بھی کیا خوب تھیں وہ دینی مسائل معلوم کرنے میں حیاء نہیں کرتی تھیں۔[4]

iv. حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی ہم شیر نسبتی ام حبیبہ بنت جحش رضی اللہ عنہا جو حضرت عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کی منکوحہ تھیں۔ ان کو سات سال سے مسلسل خون آرہا تھا۔ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے اس صورت کا حکم معلوم کیا۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ خون ہے لیکن یہ ایک رگ سے نکلتا ہے۔ غسل کر کے نماز پڑھ لیا کرو۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا اپنی بہن زینب بنت جحش کے گھر میں ایک برتن میں بیٹھ کر غسل کرتیں تو خون کی سرخی پانی کے اوپر آجاتی۔ ابن شہاب نے یہ حدیث ابو بکر سے بیان کی تو انہوں نے کہا: اللہ تعالیٰ ہند پر رحم فرمائے کہ کاش وہ یہ فتویٰ سن لیتیں۔ لہذا وہ اس بات پر روتی تھیں کہ وہ اس حالت میں نماز نہیں پڑھتی تھیں۔[5]

v. حضرت سیدہ اسماء رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ایک عورت رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کرنے لگی۔ ہم عورتوں میں سے کسی کے کپڑے پر حیض کا خون لگ جاتا ہے اس کپڑے کا کیا حکم ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: پہلے اس خون کو کھرچ ڈالے، پھر پانی سے رگڑے، اس کے بعد پانی بہا کر صاف کرے، پھر اس کپڑے کے ساتھ نماز پڑھ سکتی ہے۔[6]

2. کبھی کبھی ایسا بھی ہوتا کہ نبی اکرم ﷺ خواتین کے لیے خصوصی نشست کا اہتمام فرماتے۔ کیونکہ آپ ﷺ کی بارگاہ میں ہر وقت مرد حضرات حاضر رہتے تھے تو ایسی صورت حال میں خواتین کو زیادہ وقت نہیں ملتا تھا۔ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ عورتوں نے نبی اکرم ﷺ سے عرض کیا کہ آپ ﷺ کے دربار میں ہمیشہ مردوں کو غلبہ رہا ہے لہذا آپ ہمارے لیے الگ ایک دن مقرر کر دیں چنانچہ آپ ﷺ ایک دن مقرر کر کے ان کے پاس تشریف لے گئے اور وعظ فرمایا اور ان کو نیک کاموں کا حکم دیا۔ آپ ﷺ نے خواتین کو فرمایا: جس عورت کے تین چھوٹے بچے فوت ہو جائیں، وہ بچے اس عورت کے لیے جہنم کی آگ سے حجاب ہوں گے۔ ایک عورت نے عرض کیا جس کے دو بچے فوت ہو جائیں تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اس کے دو بچے ہی جہنم کی آگ سے حجاب ہوں گے۔[7] ہفتہ کے تمام دنوں میں مرد آپ ﷺ کے ساتھ لازم رہتے ہیں اور وہی آپ سے علم کی باتیں اور دینی مسائل کو سنتے ہیں۔ اور ہم خواتین جسمانی طور پر کمزور ہیں اور مردوں سے مزاحمت کی طاقت نہیں رکھتیں۔ تو آپ ہفتہ کے دنوں میں سے کوئی ایک دن ہمارے لیے مقرر کر دیں، جس دن میں ہم آپ سے علم کی باتیں اور دینی مسائل کا سماع کریں۔[8] خواتین اپنے دینی مسائل مرد عالم سے معلوم کر سکتی ہیں اور مرد ان کو جواب دے سکتا ہے۔ اسی طرح اور بھی ضروری امور میں وہ مردوں سے بات کر سکتی ہیں۔ اس حدیث میں ذکر ہے کہ آپ ﷺ نے عورتوں کو تعلیم دینے کے لیے ایک دن معین فرمایا۔ اس سے معلوم ہوا کہ تعلیم اورر عبادت کے لیے اپنے اجتہاد سے دن کا تعین کرنا جائز ہے۔ اس پر قیاس کر کے دیگر کارہائے خیر کے لیے بھی دن کو معین کرنا جائز ہے۔ اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ مسلمانوں کی نابالغ اولاد جنت میں ہو گی۔ کیونکہ وہ اپنے ماں باپ کو جنت میں لے جائیں گے تو خود تو بہ طریق اولی جنت میں ہوں گے۔[9]

3. بعض دفعہ ایسا ہوتا کہ نبی اکرم ﷺ کسی خاتون کو پریشان دیکھتے تو خود اس سے پوچھ لیتے کہ آپ کو کیا مسئلہ ہے تو وہ اپنا مسئلہ بیان کرتی تو نبی اکرم ﷺ اس کا حل فرما دیتے تھے۔ حضرت سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ہم گھر سے نکلے اور ہم صرف حج کا ارادہ کر رہے تھے۔ جب ہم مقام سرف پر پہنچے تو مجھے حیض آ گیا۔ نبی اکرم ﷺ میرے پاس تشریف لائے۔ اس وقت میں رو رہی تھی۔ آپ ﷺ نے پوچھا: تمہیں کیا ہوا؟ کیا تمہیں حیض آ گیا؟ میں نے کہا: جی ہاں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ وہ چیز ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے آدم کی بیٹیوں پر لکھ دیا ہے۔ پس تم وہ افعال ادا کرو جو حج کرنے والے کرتے ہیں۔ سوا اس کے تم بیت اللہ کا طواف نہ کرنا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں ہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی ازواج کی طرف سے گائے کی قربانی کی۔[10] احرام باندھنے کے بعد جب عورت کو حیض آ جائے تو اس کو چاہیے کہ وہ تمام افعال حج ادا کرے۔ لیکن وہ بیت اللہ کا طواف نہ کرے اور اگر اس نے حالت حیض میں بیت اللہ کا طواف کر لیا تو حیض سے پاک ہونے کے بعد

اس کو ایک اونٹ کی قربانی دینی ہو گی ۔ اس طرح نفاس والی عورت یا جنبی نے نفاس اور جنابت سے پاک ہونے سے پہلے بیت اللہ کا طواف کر لیا تو ان کو اونٹ کی قربانی دینی ہو گی، اور اگر کسی نے بغیر وضو طواف قدوم کر لیا تو اس کا صدقہ دینا ہو گا۔ امام شافعی علیہ الرحمۃ کے نزدیک طواف کے لیے وضو شرط نہیں ہے۔ اس لیے ان کے نزدیک اس پر کوئی چیز لازم نہیں ہے۔ ہر نفلی طواف کا یہی حکم ہے۔ اور اگر طواف زیارت بے وضو کر لیا تو اسے بکری کی قربانی دینی ہو گی۔ اور اگر جنبی نے طواف زیایرت کیا تو اس پر اونٹ کی قربانی ہے۔ اس طرح حائضہ اور نفساء کا حکم ہے۔[11]

4. کبھی ایسا بھی ہوتا کہ آپ ﷺ خواتین کو تعلیم دینے کے لیے خواتین کے سوال کیے بغیر ان کے سامنے کوئی کام فرمادیتے، جس سے ان کو اس کام کی تعلیم حاصل ہو جاتی۔ حضرت محمد بن المنتشر نے حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے سوال کیا اور ان کے سامنے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کا یہ قول ذکر کیا کہ مجھے یہ پسند نہیں کہ میں صبح کو حالت احرام میں اٹھوں اور میرے جسم سے خوشبو آ رہی ہو۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: میں رسول اللہ ﷺ کے جسم پر خوشبو لگاتی تھی، پھر آپ اپنی تمام ازواج کے پاس جاتے، پھر صبح کو حالت احرام میں ہوتے۔[12] امام ابو حنیفہ، امام شافعی، فقہاء محدثین اور صحابہ اور تابعین کی ایک جماعت کا مذہب یہ ہے کہ احرام باندھنے سے پہلے جسم پر خوشبو لگانا جائز ہے اور اگر وہ خوشبو احرام باندھنے کے بعد بھی آتی رہے تو یہ بھی جائز ہے۔ اور صحابہ اور تابعین کی دوسری جماعت اور امام مالک، الزہری اور امام محمد بن الحسن نے اس سے منع کیا ہے اور یہ کہا ہے کہ جسم پر خوشبو عورتوں سے جماع کے لیے لگائی جاتی تھی۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نبی اکرم ﷺ کے جسم اقدس پر یہ خوشبو ازواج سے جماع کے لییے لگاتی تھیں۔ پھر آپ ﷺ غسل کرتے تھے اور وہ خوشبو چلی جاتی تھی۔ پھر آپ ﷺ احرام باندھتے تھے۔ خاص طور پر اس لیے کہ آپ ﷺ ہر زوجہ سے جماع کے بعد غسل کرتے تھے۔ پھر اتنے غسل کرنے کے بعد کون سی خوشبو باقی رہ جاتی تھی ؟ اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے جو فرمایا: صبح کو آپ ﷺ کے جسم سے خوشبو آ رہی ہوتی تھی۔ اس کا معنی ہے کہ آپ ﷺ کے غسل کرنے اور احرام باندھنے سے پہلے آپ ﷺ کے جسم سے خوشبو آ رہی ہوتی تھی۔[13]

5. کبھی وعظ و نصیحت فرماتے ہوئے آپ ﷺ محسوس فرماتے کہ آپ ﷺ اپنا وعظ خواتین کو نہیں سنا سکے تو آپ ﷺ دوبارہ خواتین کے قریب پہنچ کر ان کو وعظ فرمادیتے۔ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نماز عید کے موقع پر میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ رہا ہوں۔ آپ ﷺ نے اذان اور اقامت کے بغیر خطبہ سے پہلے نماز عید پڑھائی۔ پھر حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے ٹیک لگا کر آپ کھڑے ہوئے اور لوگوں کو اللہ تعالیٰ سے ڈرنے کا حکم دیا اور اللہ تعالیٰ کی عبادت کی طرف رغبت دلائی اور لوگوں کو وعظ و نصیحت کی۔ پھر

وہاں سے خواتین کے پاس تشریف لے گئے۔ اور ان کو وعظ و نصیحت کی اور فرمایا: صدقہ کیا کرو کیونکہ تم میں سے اکثر جہنم کا ایندھن ہو۔ عورتوں کے نچلے حصہ سے ایک سیاہ رخساروں والی عورت کھڑی ہوئی اور کہنے لگی: کیوں یارسول اللہ ؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اس وجہ سے کہ تم بکثرت شکایت کرتی ہو اور اپنے خاوند کی ناشکری کرتی ہو۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ پھر عورتوں نے اپنے زیورات کو صدقہ کرنا شروع کر دیا اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے کپڑے میں اپنی بالیاں اور انگوٹھیاں ڈالنے لگیں۔ [14] حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے عید الفطر کے دن خطبہ سے پہلے نماز پڑھی اس کے بعد لوگوں کو خطبہ دیا، خطبہ سے فارغ ہونے کے بعد آپ ﷺ (منبر سے) اترے۔ اور عورتوں کے پاس گئے۔ آپ ﷺ نے ان کو نصیحت کی درآں حالیکہ آپ ﷺ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر ٹیک لگائی ہوئی تھی اور حضرت بلال نے کپڑا پھیلایا ہوا تھا اور خواتین اس میں صدقہ ڈال رہی تھیں۔ راوی نے کہا کہ میں نے عطا سے پوچھا کیا صدقہ فطر ڈال رہی تھیں؟ عطاء نے کہا کہ نہیں لیکن وہ صدقہ کر رہی تھیں۔ عورتیں اسی کپڑے میں چھلے ڈال رہی تھیں۔ راوی کہتے ہیں کہ میں نے عطاء سے پوچھا کیا اب امام کے لیے ضروری ہے کہ وہ خطبہ سے فارغ ہو کر عورتوں کے پاس جائے اور ان کو نصیحت کرے؟ عطاء نے کہا ہاں ان کے لیے ضروری ہے وہ کیوں ایسا نہیں کرتے۔ نفلی صدقہ میں ایجاب او قبول کی ضرورت نہیں ہوتی۔ حضرت بلال رضی اللہ عنہ اپنی جھولی پھیرتے جاتے تھے اور خواتین سے کچھ کہے بغیر ان کے سامنے سے گزرتے اور وہ اس میں اپنے زیورات ڈال دیتیں۔ اور اسے یہ بھی معلوم ہوا کہ صدقات عامہ کو سربراہ ملک اپنی صوابدید سے خرچ کرتا ہے۔ اور یہ صدقات دوزخ سے نجات کا سبب بن جاتے ہیں اور اس میں یہ بھی دلیل ہے کہ عورت اپنے مال کو شوہر کی اجازت کے بغیر صدقہ کر سکتی ہے۔ [15]

6. کبھی ایسا بھی ہوتا کہ خواتین کو تعلیم و تربیت دینے کے لیے نبی اکرم ﷺ اپنی طرف سے کسی نمائندہ کو بھیج دیتے، وہ نمائندہ نبی اکرم ﷺ کی طرف سے خواتین کو وعظ و نصیحت کرتا۔ حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ مدینہ تشریف لائے تو آپ ﷺ نے انصار کی عورتوں کو ایک گھر میں جمع کیا اور ہمارے پاس حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو نصیحت کے لیے بھیجا۔ انہوں نے دروازے کے پاس کھڑے ہو کر سلام کیا ہم نے ان کے سلام کا جواب دیا۔ اس کے بعد انہوں نے کہا کہ میں رسول اللہ ﷺ کے قاصد کی حیثیت سے تمہارے پاس آیا ہوں، چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے واسطہ سے یہ معلوم ہوا کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں حکم دیا ہے کہ ہم عیدین میں نوجوان اور حیض والی خواتین کو بھی عید گاہ لے چلیں اور یہ کہ ہم پر جمعہ فرض نہیں ہے اور یہ کہ آپ ﷺ نے ہمیں جنازہ کے پیچھے چلنے سے منع کیا ہے۔ [16]

7. کبھی ایسا ہوتا کہ جمعہ کے دن نبی اکرم ﷺ وعظ و نصیحت فرماتے، جس سے مرد وزن دونوں استفادہ کرتے۔ حضرت سیدہ ام عطیہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں حکم فرمایا کہ ہم پردہ نشین عورتیں عید کے دن نکلیں، آپ ﷺ سے عرض کی گئی کہ حیض والی عورتیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ وہ خیر اور مسلمانوں کی دعا میں شرکت کریں، راوی کہتے ہیں ایک عورت نے عرض کیا اے اللہ کے رسول ﷺ اگر کسی کے پاس چادر نہ ہو تو وہ کیا کرے؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اس کی ساتھی اس کو اپنی چادر اوڑھالے۔[17] اس دوران بہت ساری خواتین نے نبی اکرم ﷺ سے سن کر قرآن کریم کی سورتیں اور دیگر مسائل یاد کر لیے تھے۔[18]

8. کبھی ایسا بھی ہوتا کہ کچھ لوگ حضور ﷺ کی بارگاہ میں دین کی باتیں سیکھنے کے لیے حاضر ہوتے کچھ دن آپ ﷺ کی خدمت میں گذارنے کے بعد جب واپس جانے کا ارادہ کرتے تو حضور ﷺ ان کو فرماتے کہ جب تم اپنے گھروں پہنچ جاؤ تو اپنے گھر والوں کو بھی تعلیمات سکھانا۔ حضرت مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں آئے اور ہم ہم عمر نوجوان تھے۔ ہم آپ ﷺ کے پاس بیس دن اور بیس راتیں ٹھہرے اور رسول اللہ ﷺ نرم دل مہربان تھے۔ جب آپ ﷺ نے یہ گمان کیا کہ ہمیں اپنے گھر والوں کے پاس جانے کا شوق ہو رہا ہے تو آپ ﷺ نے ہم سے پوچھا: ہم گھر میں کس کو چھوڑ آئے ہیں؟ تو ہم نے آپ ﷺ کو بتایا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تم اپنے گھر والوں کے پاس جاؤ۔ پس ان میں رہو اور ان کو تعلیم دو اور ان کو حکم دو۔ اور آپ ﷺ نے چند چیزوں کا ذکر کیا جو مجھے یاد ہیں یا یاد نہیں ہیں۔ اور اس طرح نماز پڑھو، جس طرح تم مجھے نماز پڑھتے ہوئے دیکھتے ہو۔ پس جب نماز کا وقت آجائے تو تم میں سے ایک شخص اذان دے اور جو تم میں سے بڑا ہو وہ امامت کرائے۔[19]

9. کبھی خواتین کو تعلیم دینے کی ذمہ داری ان کے شوہروں پر ڈال دیتے تھے۔ حضرت سیدنا سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نبی اکرم ﷺ کے پاس لوگوں میں تھا اچانک ایک عورت کھڑی ہوئی۔ اس نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! اس نے اپنی ذات آپ کے لیے ہبہ کی اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے اس کو کوئی جواب نہ دیا۔ وہ عورت پھر کھڑی ہوئی اس نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! اس نے اپنی ذات آپ کے لیے ہبہ کی۔ آپ کی اس میں کیا رائے ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے اس کو جواب نہ دیا۔ وہ عورت تیسری دفعہ پھر کھڑی ہوئی عرض کرنے لگی کہ اس نے اپنی ذات آپ کے لیے ہبہ کی ہے آپ کی اس میں کیا رائے ہے؟ ایک آدمی کھڑا ہوا اس نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! اس عورت کا میرے ساتھ نکاح فرمادیں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ آپ کے پاس کوئی چیز ہے؟ اس نے عرض کیا نہیں۔ جائیں اور تلاش کریں اگرچہ لوہے کی انگوٹھی ہی ہو۔ وہ گیا اس نے تلاش کیا۔ پھر آیا اور کہا کہ مجھے کوئی چیز بھی نہیں ملی اور نہ ہی

لوہے کی انگوٹھی ملی ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ آپ کو قرآن پاک کا کچھ حصہ آتا ہے؟ اس نے عرض کیا مجھے فلاں فلاں سورت آتی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا جائیں اپنا نکاح اس کے ساتھ کرلیں قرآن کے اس حصہ کے بدلے جو آپ کو آتا ہے۔[20]

10. کبھی آپ ﷺ والدین اور پرورش کرنے کو بچیوں کی تعلیم کی ترغیب دیا کرتے تھے۔ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس کی تین بیٹیاں ہوں، وہ ان پر صبر کرے، ان کو کھلائے، پلائے اور ان کو اچھے کپڑے پہنائے تو قیامت کے دن وہ بیٹیاں اس کے لیے آگ سے حجاب بن جائیں گیں۔[21] حضرت سیدہ ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ: میرے پاس ایک عورت آئی جس کے ساتھ اس کی دو بچیاں تھیں، وہ مجھ سے کچھ مانگتی تھی، اس نے ایک کھجور کے سوا میرے پاس کچھ نہ پایا، میں نے اس کو وہی دے دی، اس نے کھجور دونوں بیٹیوں میں تقسیم کر دی اور پھر اٹھ کر چلی گئی، اس کے بعد حضور ﷺ تشریف لائے تو میں نے آپ ﷺ سے سارا ماجرا سنایا، آپ ﷺ نے فرمایا کہ جو کوئی بیٹیوں کے ذریعے آزمایا گیا اور اس نے ان سے اچھا سلوک کیا تو یہ اس کے لیے دوزخ سے حجاب بن جاتی ہیں۔[22] نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تین قسم کے آدمیوں کو دوگنا اجر ملے گا ان میں سے ایک شخص وہ ہے جو اہل کتاب سے ہے وہ اپنے نبی پر ایمان لایا اور محمد ﷺ پر ایمان لایا، اور وہ غلام جس نے اللہ تعالیٰ کا حق ادا کیا اور اپنے آقا کا حق ادا کیا اور وہ آدمی جس کے پاس کوئی باندی ہو جس سے وہ وطی کرتا ہو وہ اس کو اچھا ادب سکھائے اور اچھی تعلیم دے پھر اس کو آزاد کرکے اس سے نکاح کرلے تو اس کو دوگناہ اجر ملے گا۔[23] اس پس منظر سے ثابت ہوتا ہے کہ عہد نبوی ﷺ میں خواتین کو تعلیم دینے کے کئی طرق رائج تھے۔ خواتین کے لیے جو طریقہ مناسب ہوتا نبی اکرم ﷺ اسی طریقہ سے اُن کی تربیت فرماتے۔ اس کا فائدہ یہ ہوتا کہ خواتین کو استفادہ کرنے میں آسانی ہو جاتی۔

عصری تطبیقات

دین اسلام میں تعلیم و تعلم کو غیر معمولی اہمیت حاصل ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اسلامی تعلیمات میں مختلف طریقوں سے اس کی ترغیب دی گئی ہے۔ دینِ اسلام نے جس طرح رجال کی تعلیم کے لیے تمام دروازے کھلے رکھے ہیں، اُن کو ہر طرح کی مفید و موثر تعلیم کی نہ صرف اجازت دی ہے بلکہ اِس پر اُن کا حوصلہ بھی بڑھایا ہے۔ بالکل اِسی طرح صنفِ نازک کو مکمل تعلیمی حُقوق عطا کیے ہیں۔ ۲۳ سال کے عرصہ میں نبی اکرم ﷺ سے بطورِ معلّم مرد وزن نے یکساں فوائد حاصل کیے۔ نبی اکرم ﷺ نے خواتین کی تعلیم و تربیت کے مختلف طریقے استعمال فرمائے تھے۔ دور حاضر میں اُن طریقوں سے درج ذیل صورتوں میں استفادہ کیا جاسکتا ہے:

1. ضرورت کے مطابق تربیت کرنا

بچیوں اور خواتین کی تربیت کے لیے ضروری ہے کہ معلمہ اُن میں جس چیز کی کمی دیکھے، کوشش کرے کہ اس سے متعلق بہتر طریقے سے اُن کی تربیت کرے تاکہ وہ اس چیز کو پورا کرنے میں وہ کسی قسم کی کوتاہی نہ کریں۔

2. خواتین کی تربیت کے لیے علیحدہ وقت مختص کرنا

اگر کسی خاتون کا تقاضا ہو تو معلمہ کے لیے بہتر ہے کہ علیحدہ وقت نکال کر اُن کی تربیت کا اہتمام کرے۔ ممکن ہے کہ وہ کوئی ایسی چیز سے متعلق بات کرنا چاہتی ہو جس کو سب کے سامنے کرنے میں وہ شرم محسوس کرتی ہو۔

3. سوالات کے جوابات

دور حاضر میں ضروری امور میں سے ایک چیز یہ ہے کہ وعظ و نصیحت کے بعد سوال و جواب کی بھی ایک نشست قائم کی جائے تاکہ اگر کسی کا سوال ہو تو اس کی تشریح و وضاحت کر دی جائے۔

4. خواتین کے مخصوص مسائل

خواتین کے مسائل کے حل کے لیے ہر علاقے میں ایک ماہر عالمہ خاتون کا درس رکھا جائے۔ اس کا فائدہ یہ ہو گا کہ اس علاقے کی خواتین اپنے مخصوص آسانی پوچھ سکیں گی۔ اس کی دوسری صورت یہ ہو سکتی ہے کہ خواتین اپنے مخصوص مسائل اپنے شوہروں سے بیان کریں پھر وہ مرد کسی عالم دین سے پوچھ کر ان کو بتا دیں۔

5. والدین کا تعلیم یافتہ ہونا

خواتین کی تعلیم وتربیت کے لیے ایک ضروری امر یہ ہے کہ والدین خود تعلیم یافتہ ہوں۔ تعلیم یافتہ والدین اپنے بچوں کی تربیت خود بھی اچھی کریں گے اور پھر اُن کی تعلیم کا بھی اچھا بندوبست کریں گے۔

خلاصہ بحث

اسلام ایک ایسا آفاقی دین ہے جس نے خواتین کو بے شمار حُقوق عطا کرتے ہوئے نہ صرف معاشرے میں ارفع و اعلیٰ مقام پر فائز کیا بلکہ تعلیمی میدان میں مرد وزن کے امتیاز کو مٹا کر تعلیمِ نسواں کی ترغیب دی۔ ایک تعلیم یافتہ خاتون کی وجہ سے نسلیں سنور جاتی ہیں اور معاشرہ امن وسلامتی کا گھوارہ بن جاتا ہے۔ اِس لیے دینِ اسلام نے جس طرح رجال کی تعلیم کے لیے تمام دروازے کھلے رکھے ہیں، اُن کو ہر طرح کی مفید و موثر تعلیم کی نہ صرف اجازت دی ہے بلکہ اِس پر اُن کا حوصلہ بھی بڑھایا ہے۔ بالکل اِسی طرح صنفِ نازک کو مکمل تعلیمی حُقوق عطا کیے ہیں۔ ۲۳ سال کے عرصہ میں نبی اکرم ﷺ سے بطورِ معلّم مرد وزن نے یکساں فوائد حاصل کیے۔ ارشادات نبویہ ﷺ کو جن مرد حضرات نے دوسروں تک پہنچانے کا فریضہ سرانجام دیا اسی طرح خواتین نے بھی اُن کی تبلیغ کی۔ محدّثین عظام نے احادیث بیان

کرتے ہوئے مرد و زن میں کوئی امتیاز نہیں کیا۔ نبی اکرم ﷺ نے مردوں کو تعلیم دینے کے لیے مختلف طریقے اختیار کیے تو خواتین کی تربیت کے لیے بھی آپ ﷺ نے مختلف مناہج اختیار فرمائے۔

حواشی و حوالہ جات

1۔ القشیری، مسلم بن حجاج، الجامع الصحیح، کتاب الحیض، باب وجوب الغسل علی المرأۃ بخروج المنی منہا، مکتبہ رحمانیہ، لاہور، 2000ء، 111/1

2۔ القشیری، الجامع الصحیح، کتاب الحیض، باب حکم ضفائر المغتسلۃ، 1/112

3۔ سعیدی، غلام رسول، شرح صحیح مسلم، فرید بک سٹال، لاہور، 1998ء، 1/1024

4۔ القشیری، الجامع الصحیح، کتاب الحیض، باب استحباب استعمال المغتسلۃ من الحیض فرصۃ من مسک فی موضع الدم، 1/113

5۔ القشیری الجامع الصحیح، کتاب الحیض، باب المستحاضۃ وغسلہا وصلوٰتہا، 1/113

6۔ القشیری، الجامع الصحیح، کتاب الطہارۃ، باب نجاسۃ الدم و کیفیۃ غسلہ، 1/98

7۔ البخاری، الجامع الصحیح، کتاب العلم، باب ہل یجعل للنساء یوم علی حدۃ فی العلم، مکتبہ رحمانیہ، لاہور، 1998ء، 1/79

8۔ سعیدی، غلام رسول، نعمۃ الباری، فرید بک سٹال، لاہور، 2004ء، 1/404

9۔ سعیدی، غلام رسول، نعمۃ الباری، 1/405-506

10۔ البخاری، الجامع الصحیح، کتاب الحیض، باب الامر بالنفساء اذا نفسن، 1/66

11۔ سعیدی، غلام رسول، نعمۃ الباری، 1/787-788

12۔ البخاری، الجامع الصحیح، کتاب الغسل، باب من تطیب ثم اغتسل، وبقی اثر الطیب، 118، 1

13۔ عیاض، بن موسیٰ، ابو الفضل، اکمال المعلم بفوائد مسلم، دار الوفاء، مصر، س ن، 4/188

14۔ القشیری، الجامع الصحیح، کتاب العیدین، باب ن، 1/344

15۔ سعیدی، غلام رسول، نعمۃ الباری، ج:۱، ص:۳۹۶)

16۔ السجستانی، سلیمان بن اشعث، السجستانی، السنن، کتاب الصلوٰۃ، باب خروج النساء فی العید، مکتبہ رحمانیہ، لاہور، 1998ء، 1/169

17۔ السجستانی، السنن، کتاب الصلوٰۃ، باب خروج النساء فی العید، 1/169

18۔ القشیری، الجامع الصحیح، کتاب الجمعۃ، 1/341

19۔ البخاری، الجامع الصحیح، کتاب الاذان، باب الاذان للمسافر اذا کانوا جماعۃ والا قامۃ، 1/156

20۔ البخاری، الجامع الصحیح، کتاب النکاح، باب التزویج علی القرآن وبغیر صداق، 2/279

21۔ ابن ماجہ، السنن، ابواب الادب، باب بر الوالد والاحسان الی البنات، ص:396

22۔ البخاری، الجامع الصحیح، کتاب الادب، باب رحمۃ الولد وتقبیلہ ومعانقتہ، 2/412

23۔ البخاری، الجامع الصحیح، کتاب العلم، باب تعلیم الرجل امتہ واہلہ، 1/79